قفسِ دل
از عروہ کرامت

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

قفسِ دل از عروہ کرامت

Episode 2

مایوں کا چھوٹا سا فنکشن گھر پہ ہی تھا، مصروف سے انداز میں وہ اپنے پاؤں میں باریک سی چین پہن رہی تھی۔ ایک ستائشی نظر خود پہ ڈالی، پیلے رنگ کا شلوار، گوٹے والا ڈوپٹہ شانوں پہ پھیلائے پیروں کو گولڈن چپل میں مقید کیے وہ بھلی معلوم ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

علوینہ آ جاؤ باہر سب انتظار کر رہے ہیں!!" سارہ نے دروازے میں کھڑی ہو کر اسے" آواز دی، سارہ نے بھی علوینہ کے جیسا ہی لباس زیب تن کیا تھا۔

آرہی ہوں بس ایک منٹ۔"علوینہ نے اپنی چیزیں اٹھا کر رکھیں اور سیاہ بالوں کو" فرانسیسی چٹیا میں گوندھا ہوا تھا اس کو پیچھے پھینکا اور سارہ کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی لاونج میں آگئی۔دونوں بہنیں پیاری لگ رہی تھیں،سب ستائشی نظروں سے ان کو دیکھ رہے تھے۔حوریہ پیلے رنگ کے پیروں کو چھوتے فراک میں ملبوس تھی۔پھولوں سے بنی جیولری پہنے وہ آسمان سے اتری پری معلوم ہو رہی تھی۔ابٹن لگا کر اب حوریہ کا منہ بھر دیا تھا۔کھانے کا دور دورہ چلا اور اب فارغ ہونے کے بعد ڈھولکی رکھ لی گئی تھی۔بچہ پارٹی ڈھولکی کے ارد گرد ہی جمع ہو گئی اور سب کے ساتھ مل کر گانا شروع کر دیا۔علوینہ بھی ان کے ساتھ بیٹھی ہوئی مزے سے گا رہی تھی۔جب ڈھپ سے کوئی اس کے ساتھ آکر بیٹھا تھا بیٹھنے والا اور کوئی نہیں ریحان تھا۔

کیسی ہو علوینہ ؟"ریحان نے بات کا آغاز کیا۔"

www.novelsclubb.com

شکر الحمدللہ۔"علوینہ نے مختصر سا جواب دیا اور دوبارہ سے ڈھولکی کی طرف متوجہ" ہو گئی۔

پڑھائی کیسی جا رہی ہے تمہاری ؟"ریحان نے دوبارہ سے بات جاری کی۔"

اچھی."''یک لفظی جواب۔"

مارب دور بیٹھا کب سے ان دونوں کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔ریحان بار بار علوینہ سے کوئی" بات کر رہا تھا اور وہ بس مروتا اس کو جواب دے رہی تھی۔اس کو غیر آرام دہ ہونا مارب کی نظروں سے چھپا نہیں تھا اور وہ ریحان کی خصلت سے بھی واقف تھا۔مارب کافی دیر ان کو دیکھتا رہا، شور ہونے کی وجہ سے اسے ان کی آوازیں سنائی نہیں دے رہی تھیں۔اس کے قدم خود بہ خود ان کی طرف مڑ گئے۔

ہیلو!"مارب کہتا ہوا ان کے درمیان میں بیٹھ گیا، علوینہ نے فوراً سے کھسک کر جگہ فاصلہ" برقرار رکھنے کی کوشش کی تھی۔

ریحان ساتھ ہو نا ذرا، مجھے بھی جگہ دو۔"مارب نے اس کو کھسکاتے ہوئے پرے" دھکیلا۔اب وہ علوینہ کے ساتھ بیٹھ گیا۔

کیا کہہ رہا تھا؟"مارب نے علوینہ کی طرف جھکتے ہوئے پوچھا۔"

مارب کی گرل فرینڈز ہیں یا نہیں؟"علوینہ نے شرارت بھرے لہجے میں بتایا۔"

اچھا پھر تم نے کیا کہا؟"مارب نے اسی کی طرح رازداری سے پوچھا۔"

کیا بولنا تھا۔ جیسی اس کی شکل ہے مجھے نہیں لگتا ایک بھی ہو گی۔"علوینہ کی بات سن کر" مارب نے بے اختیار قہقہ مارا تھا۔علوینہ نے دانت نکالے۔

"ایسا کیا مسئلہ ہے! میرے چہرے میں۔"

مارب نے چہرے دائیں بائیں گھماتے ہوئے دکھایا تو علوینہ مسکرائی۔

ٹھیک ہی ہے بس۔"علوینہ نے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے بتایا۔"

تم سے تو اچھا ہی ہے."مارب نے مصنوعی غصے سے کہا۔ریحان وہاں سے اٹھ کر جا چکا" تھا۔مارب زیادہ تر سنجیدہ رہنے والا بندہ تھا مگر کچھ لوگوں کے ساتھ وہ بالکل دوستانہ رویہ رکھتا تھا اور علوینہ بھی ان لوگوں کی لسٹ میں شامل ہو رہی تھی۔اور علوینہ کو یہ بات اچھی لگ رہی تھی۔کافی دیر تک ڈھولکی بجاتے رہے اور ایک دوسرے کو چھیڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ بڑے اپنے کمروں میں سونے جا چکے تھے اور اوپر والے پورشن میں نوجوانوں کا قبضہ تھا۔فجر کی اذانیں شروع ہو گئی تو سب نے بستروں کی طرف دوڑ لگائی

www.novelsclubb.com

کیونکہ بڑوں نے اب اٹھنا تھا اور ان کی عزت افزائی ہو جانی تھی۔اب نیا مسئلہ کسی کو کمبل نہیں مل رہا تو کسی کو تکیہ۔شادی والے گھروں میں اتنا تو ہوتا ہے بھئی۔!!!

علوینہ۔"مارب نے اس کا نام لیا وہ نماز پڑھ کے جائے نماز تہہ کر رہی تھی۔اس کی آواز" پہ چونکی۔

"جی۔"

وہ تم مجھے چائے بنا کر دے سکتی ہو۔"مارب نے جھجکتے ہوئے اسے بولا اور ہاتھوں سے" کنپٹی مسلنے لگ گیا۔

آپ بیٹھیں۔میں بنا دیتی ہوں۔"وہ کہتی ہوئی کچن کی جانب بڑھ گئی۔مارب وہیں" صوفے پہ بیٹھ گیا۔پورے پانچ منٹ بعد علوینہ چائے کے بھاپ اڑاتے ہوئے کپ لے آئی اور میز پہ رکھے۔اور پانی کا گلاس بھرا اور پین کلر نکالا۔

یہ لیں۔"مارب آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔اس کی آواز پہ سیدھا ہو کے بیٹھا اور علوینہ کی" طرف دیکھا جو پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھائے کھڑی تھی۔اس نے گلاس تھام لیا۔

یہ کیا ہے؟"اس نے پین کلر ہتھیلی پہ رکھا۔"

ہمم۔۔۔انسان اسے پین کلر کہتے ہیں پر آپ نا جانے کیا کہتے ہیں۔اسے کھانے سے " آرام ملتا ہے۔"علوینہ نے سڑے ہوئے انداز میں کہا اور اپنا چائے کا کپ پکڑتی ہوئی اس کے سامنے والے صوفے پہ بیٹھ گئی۔مارب نے چپ چاپ گولی نگل لی اور گلاس واپس میز پہ رکھ دیا۔

تمہیں کیسے پتہ مجھے اس کی ضرورت ہے؟"مارب نے اس کی طرف دیکھا جو مزے سے " ٹانگیں اوپر کر کے صوفے پہ بیٹھی چائے پی رہی تھی اور ساتھ میں فون پہ کچھ پڑھ رہی تھی۔اس کے بلانے پہ متوجہ ہوئی۔

مجھے پتہ چل جاتا ہے۔"کالے رنگ کا ڈوپٹہ جو کہ نماز کے لیے سر پہ لپیٹا تھا اب ڈھیلا " ہو چکا تھا۔اس نے نرم سی مسکراہٹ مارب کی طرف اچھالی۔

ہمم۔تھینک یو، چائے اچھی بنا لیتی ہو!"مارب نے چائے کا گھونٹ بھرا۔ "

ویسے میں اور بھی بہت کچھ اچھا بنا لیتی ہوں۔"علوینہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے " کہا۔

مثلاً۔"مارب پوچھے بنا نہ رہ سکا۔ "

ہمم۔ کھانا اچھا بنا لیتی ہوں، بہانے اچھے بنا لیتی ہوں، لوگوں کو بے وقوف بنا لیتی ہوں، عزت کا فالودہ بنا لیتی ہوں، باتیں اچھی بنا لیتی ہوں۔اور بھی بہت کچھ۔ "بچوں کی طرح گنوایا گیا تھا۔مارب کا دل کیا اس کے لیے تالیاں بجائے، اتنا ٹیلنٹ، اوہ خدایا۔

کیا شے ہو تم بھئی؟ "مارب نے افسوس سے سر ہلایا۔"

بہت پیاری شے ہوں۔چائے پی کر سو جائیں۔میں تو چلی "علوینہ نے خالی کپ میز پہ رکھا اور کمرے کی جانب بڑھ گئ۔

مارب مسکراتا ہوا اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔چائے ختم کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں سونے کے لیے چلا گیا۔

---

www.novelsclubb.com

رات کو دیر سے سونے کی وجہ سے وہ صبح دیر سے اٹھی تھی۔

اٹھتے ہی گھڑی پہ نظر ڈالی جو صبح کے گیارہ بجا رہی تھی۔ کمبل ہٹاتے ہوئے اٹھ گئی۔ بستر کی حالت درست کر کے اس نے اپنا ڈوپٹا کندھے پہ ڈالا اور کمرے سے باہر نکل آئی۔ اور سامنے سے ریحان آتا ہوا دکھائی دیا۔

آہ! خدایا۔۔۔اس منحوس کی شکل صبح صبح دیکھ لی۔"اس نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے" دروازہ بند کیا۔

اسلام و علیکم!"ریحان اس کے پاس آکر رک گیا تھا۔"

وعلیکم السلام!"علوینہ نے بدقت مسکراتے ہوئے جواب دیا۔اس کی عادت تھی ہر" وقت کی مسکراتے رہنا۔

تم اتنی لیٹ کیوں اٹھی ہو؟"ریحان کے بے تکے سوال پہ اس نے آبرو اچکایا کی تمہیں" بل آرہا ہے۔

میرا دل کر رہا تھا."ہنوز مسکراتے ہوئے جواب دیا گیا تھا۔"

ایک بات پوچھوں؟""ریحان نے اجازت طلب کرنے والے انداز میں پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

ہمم!"اس نے جان چھڑوانے کے لیے بولا۔"

تم سب کے ساتھ اچھے سے رہتی ہو، بس مجھ سے کھینچی سی رہتی ہو؟"ریحان نے اس کی" جانب دیکھا تھا۔علوینہ نے منہ پہ ہاتھ رکھ کے جمائی روکی یعنی وہ اس کے سوال سے بدمزہ ہوئی تھی۔

میری مرضی۔مجھے ویسے بھی ہر کسی کے ساتھ فری ہونا پسند نہیں اور خصوصاً مردوں" کے ساتھ۔" باور کروانے والے لہجے میں کہا گیا تھا،ایک جملے وہ اسے باور کرواچکی تھی۔اتنی دیر میں مارب اپنے کمرے سے نکلا تھا۔اور چلتا ہوا ان دونوں کی جانب آگیا۔علوینہ نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا تھا۔سفید رنگت کھلی کھلی سے معلوم ہوتی تھی۔سیاہ آنکھیں ہلکی ہلکی سرخ تھیں شاید نیند نہ پوری ہونے کی وجہ سے۔علوینہ کتنی دیر اس کے چہرے کو دیکھتی رہی تھی۔نہ جانے وہ ریحان کے ساتھ کس بات پہ مسکرا رہا تھا۔

علوینہ کا دل نہ جانے کس قفس میں جکڑا جا رہا تھا۔اس نے اپنے خیالات کو جھٹکا۔

کیا ہوا؟"مارب نے علوینہ سے پوچھا جو اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔"

کچھ نہیں۔" وہ فوراً سے ہوش میں آئی تھی۔مارب نے اس کی جانب مسکراہٹ اچھالی تھی۔

(علوینہ بیٹے ہوش میں آ، شرم کر کچھ، کیا سوچ رہی ہے۔)اس کے اندر کی آواز نے اسے جھنجھوڑا تھا۔

خیر تم دونوں یہاں کیوں کھڑے ہو؟"مارب نے ان دونوں کو باری باری دیکھا۔"

میں تم دونوں کو بلانے آیا تھا۔ناشتے پہ سب انتظار کر رہے ہیں."ریحان نے مارب کو بتایا۔"

ہمم صحیح !تم چلو ہم بھی آ رہے ہیں."مارب نے اس کا کندھا تھپکا تو وہ سر ہلاتا ہوا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے تمہیں کچھ کہا ہے؟"مارب علوینہ کی طرف مڑا تھا۔"

نہیں، نہیں تو."وہ اس کے اچانک سوال پہ گڑبڑائی تھی۔"

گڈ۔اگر کچھ کہے تو مجھے بتانا۔"مارب نے ماتھے پہ گرے بال پیچھے ہٹائے تھے۔"

میں اپنے مسئلے خود حل کرنا پسند کرتی ہوں."علوینہ نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے" بولا۔وہ اس کی بات پہ مسکرایا تھا۔

یہ تو اچھی بات ہے!"علوینہ کو ہمیشہ سے اس کی طنزیہ مسکراہٹ پہ تپ چڑھتی تھی۔جو وہ ہمیشہ اس کی طرف اچھالتا تھا۔وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی نیچے آگئی۔ناشتہ کرتے ہوئے اس کا فون بار بار بج رہا تھا۔علوینہ نے ایک نظر فون پہ ڈالی اور دوبارہ سے ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئی۔سب کی نظریں بار بار اس کے فون پہ چلتی ہوئی انگلیوں پہ جاتی اور پھر اس کے چہرے پہ، مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں کا احاطہ کیا ہوا تھا۔زنجبیل مسلسل اسے میسج کر رہی تھی۔

کیا ہو گیا ہے؟"علوینہ نے غصے والے ایموجیز کے ساتھ اسے میسج سینڈ کیا۔"

اب زنجبیل نے فون کرنا شروع کر دیا تھا۔اس نے جوس کا گلاس اٹھایا اور فون لیتی ہوئی اٹھ گئی۔

زنجبیل صبر نہیں ہوتا تم سے؟"کال ملتے ہی علوینہ اس پہ برسی تھی۔"

صبر ہی تو کر رہی ہوں۔" دوسری جانب سے اس کی آواز ابھری تھی۔"

یہ لو جی۔اب کیا ہو گیا ہے تمہیں۔؟"علوینہ نے اس ڈرامے باز سے پوچھا۔"

تم تو بھول ہی گئی ہو مجھے۔مانا کہ تمہارا کزن بہت ہینڈ سم ہے مگر اب تم اس کے پیچھے مجھے" بھول جاؤ گی۔ناٹ فئیر۔"زنجبیل کی بات پہ علوینہ چکرانے والی ہو گئی تھی۔

بکومت۔"علوینہ نے اسے ڈپٹا۔اور پھر ان دونوں کیفرا ٹے بھارتی زبانیں شروع ہو چکی" تھیں۔وہ اسے ایک ایک بات بتا رہی تھی۔علوینہ بار بار اس کی کسی بات پہ ہنس رہی تھی۔اور لاونج میں گھومتے ہوئے بات کر رہی تھی اور ساتھ میں جوس کا گھونٹ بھی بھر رہی تھی۔

آف یار میں کیا بتاوں۔میرا ایک کزن ہے وہ اتنا عجیب ہے نہ، مطلب اس کی نظریں ہی" عجیب ہیں۔فری ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔"علوینہ نے جوس کا گلاس منہ کو لگاتے ہوئے بتایا۔

اوہ! معاملہ خراب ہے۔"زنجبیل کی آواز شوخ ہوئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

اووبے شرم، باز آ، کسی کو تو چھوڑدے۔وہ نہ بغیرت قسم کاانسان ہے،اسے عورتوں کی" عزت کرنے کانہیں پتہ۔"علوینہ اس پہ پھٹ پڑی تھی۔

اچھااچھاآگئ سمجھ۔کمینے کامنہ توڑکے رکھ دینا۔"زنجبیل نے اسے اڈوائیزدی۔توعلوینہ" ہنس دی۔

اوکے باس۔باقی باتیں بعد میں ابھی سب کزنزادھرہی دیکھ رہے ہیں۔"علوینہ نے کال" کاٹی کیونکہ سب کزنز بار باراسی کی طرف عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔وہ فون بند کرتی ہوئی ان کے ساتھ ہی آکر بیٹھ گئی۔

کس سے بات کررہی تھی؟"غیر متوقع سوال ریحان کی جانب سے پوچھا گیا تھا۔"

علوینہ کے تاثرات پل بھرمیں بگڑے تھے مگر ساتھ ہی وہ پھرسے نارمل ہوئی اورریحان کی طرف مڑی۔

www.novelsclubb.com

ایکسکیوزمی!آپ کواس سے مطلب۔"لہجہ بدتمیزی سے بھرپورتھامگرپرواہ کسے تھی۔"

نہیں،مطلب توکوئی نہیں تھا۔ویسے ہی پوچھ رہاتھا۔"ریحان ہنوزبے شرمی کامظاہرہ" کرتے ہوئے سوال پہ ڈٹاہواتھا۔

آپ ویسے بھی مت پوچھیں۔" لہجے میں اچانک ہی سختی امڈ آئی تھی۔ وہ خود کو تلخ ہونے" سے روک رہی تھی مگر ارد گرد کے لوگوں کو سکون نہیں تھا۔

اوہو! کیا ہو گیا ہے آپ دونوں کو۔ علوینہ کچھ نہیں ہوتا بڑے ہیں وہ۔" یحییٰ نے ان کو" دیکھتے ہوئے روکا۔

اپنے کام سے کام رکھنے کا کہہ رہی ہوں۔ اور کیا مطلب ہے بڑے ہیں، بہتر ہو گا کہ کوئی" بھی میرے معاملے میں مداخلت نہ کیا کرے ورنہ ابھی تم سب مجھے جانتے نہیں ہو۔" علوینہ نے اپنے تمام کزنز کو باور کروایا تھا۔

کوئی بات نہیں، مت بتاؤ۔ مجھے ویسے بھی پتہ ہے کون ہو گا۔" ریحان نے مسکراتے" ہوئے کہا تھا۔

جب آپ اتنے سمجھدار ہیں تو پھر پوچھ کیوں رہے ہیں۔" علوینہ نے آبرو اچکاتے ہوئے" پوچھا۔

www.novelsclubb.com

اب بتا بھی دو، ہم سب فرینڈز کی طرح ہیں، کتنے ہیں؟" ریحان کمینگی سے ہنسا تھا اور ساتھ اور بھی کوئی ہنسا تھا۔ سارہ نے التجائیہ نظروں سے علوینہ کو دیکھا تھا کی پلیز یہاں نہیں۔ مگر علوینہ نے نفی میں سر ہلایا۔

کیوں آپ کو بل آرہا ہے۔ جتنے مرضی ہوں۔ اور میں کوئی ریحان یا یحییٰ تھوڑی ہوں جو ہر آتے جاتے کتی بلی کو بھی نہیں چھوڑتے۔ بہتر ہو گا کہ اپنی حدود میں رہیں سب، ورنہ میں بھول جاؤں گی کی تم سب بڑے ہو مجھ سے۔" علوینہ کا چہرہ ہتک سے لال ہو رہا تھا اور آخر میں وہ پھنکاری تھی۔ اس نے طنز کیا تھا اور بالکل نشانے پہ لگا تھا۔ یک دم سناٹا چھایا تھا۔

یو بچ۔" یحییٰ ہلکا سا بڑبڑایا تھا۔"

یحییٰ بھائی!" علوینہ نے اس کا نام لیا تو وہ چونکا۔"

زرا اونچی آواز میں بولیں نہ۔ تاکہ باقی لوگ بھی شرف حاصل کریں۔" علوینہ کے طنز پہ" وہ گڑبڑایا تھا۔

www.novelsclubb.com

ویسے میں بھی بہت اچھی گالیاں دے لیتی ہوں۔نیور مائنڈ۔"علوینہ نے طنزیہ " مسکراہٹ اچھالی تھی جبکہ باقی سب اس شیرنی کو دیکھ رہے تھے۔سارہ اور ارید تو اس کو جانتے تھے کہ وہ خاموش تو رہ نہیں سکتی باقیوں کو حیرت میں مبتلا کرتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھ گئی مگر جاتے ہوئے ان کو گالی دینا نہ بھولی۔

مہندی کے فنکشن کا انتظام لان میں ہی کیا گیا تھا۔اور شام کو چھے بجے تک سب مہمانوں نے آنا شروع کرنا تھا۔کچن میں کھڑا اپنی ماں سے الجھ رہا تھا۔

"امی میں کیسے عورتوں والی چیزیں خرید کر لاؤں۔"

بس چند چیزیں ہیں۔؟"فائزہ بیگم نے اسے منانے کی کوشش کی۔"

www.novelsclubb.com

آپ کسی اور سے منگوالیں۔"مارب نے ان کو ٹالنا چاہا۔"

ایک کام کرو کسی اور کو ساتھ لے جاو۔"فائزہ بیگم کی نظر علوینہ پہ پڑی تھی جو نا جانے " کچن میں کچھ لینے کے لیے داخل ہوئی تھی۔مارب کی پشت اس کی جانب تھی

علوینہ بیٹا بات سنو۔" فائزہ بیگم نے اسے بلایا۔

جی خالہ۔" علوینہ ان کی طرف آئی۔"

حوریہ کی کچھ چیزیں بازار سے خرید کر لانے والی ہیں۔ تم مارب کے ساتھ جا کر لے آؤ" گی۔" فائزہ بیگم نے اسے کام بتایا۔

اوکے۔ آپ مجھے بتادیں۔ میں لے آؤں گی۔" علوینہ نے حامی بھر لی۔ مارب گاڑی کی" چابی لیتا ہوا باہر نکل گیا۔ وہ بھی اس کے ساتھ ہی باہر کی جان بڑھ گئی۔ بالوں کو رف سے جوڑے میں باندھا ہوا تھا۔ چند لٹیں اس کے جوڑے میں سے نکل کے چہرے کے اطراف میں آ رہی تھیں۔ ڈوپٹہ سر پہ ٹکائے وہ اس کے ساتھ والی سیٹ پہ براجمان تھی۔

پہلے کبھی اکیلے چیزیں لینے گئی ہو؟" مارب نے ڈرائیو کرتے ہوئے اس سے پوچھا جو" کھڑکی کے پار دیکھنے میں مصروف تھی۔

ہاں جی۔" علوینہ نے زور دیتے ہوئے بولا اور دوبارہ سے سڑک کے کناروں پہ لگے" درختوں کو دیکھنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

مجھے لگا تھا تمہیں صرف زبان ہی چلانی آتی ہے۔"مارب نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے" کہا۔

اب میں اتنی بھی زبان نہیں چلاتی ہوں۔ جہاں پہ ضرورت ہوتی ہے صرف وہاں پہ" میری زبان اپنا فرض بخوبی انجام دیتی ہے۔"علوینہ نے تپتے ہوئے کہا تھا، ناجانے یہ بندہ کب اسے طعنے دینا بند کرے گا۔

ہمم، وہ تو لگ رہا ہے۔"مارب نے پھر سے طنز کیا تھا۔ علوینہ نے گہرا سانس لیا تھا۔"

"آپ بھی کوئی کم نہیں بولتے، بس ایسے ہی مجھے بدنام کیا ہوا ہے۔"

تمہیں برا پتہ ہے۔"مارب اس کی بات پہ مسکرایا تھا۔"

جی بالکل۔ کیونکہ میں نے آپ کی ٹرٹر چلتی زبان دیکھی ہے۔"علوینہ نے اس کو بتانا اپنا" فرض سمجھا تھا۔

www.novelsclubb.com

اتنا دیکھتی ہو مجھے۔"مارب کے سوال پہ وہ گڑبڑائی تھی۔"

مطلب۔ میں کب دیکھتی ہوں آپ کو۔"علوینہ نے اپنا دفاع کرنا چاہا۔"

چلو کوئی نہیں، دیکھ لیا کرو مجھے پتہ ہے میں ہینڈسم ہوں۔"مارب نے شیخی بگاڑی۔ "

ہاہاہاہاہاہا! کوئی خوشفہمی میں مبتلا ہو رہا ہے۔"علوینہ نے اس کا مذاق اڑایا تھا۔"

ماکیٹ میں چہل پہل تھی۔شور عروج پہ تھا۔علوینہ مطلوبہ دکان میں داخل ہو گئی۔اپنی زیرک نگاہوں سے ہر چیز کا جائزہ لیتی ہوئی وہ آگے بڑھ رہی تھی اور چیزوں کو باریک بینی سے دیکھ کر خرید رہی تھی۔ریٹ بھی اس نے سب کے کم کروائے تھے۔مارب سکون سے بس اس کی حرکات کو دیکھ رہا تھا۔

دیکھنے سے اتنی سمجھدار لگتی تو نہیں ہے؟"مارب نے سوچا کیونکہ جس طرح سے وہ" چیزیں خرید رہی تھی کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کوئی ٹین ایجر ہے۔عموما اس عمر میں لڑکیاں اتنی سمجھدار نہیں ہوتی۔

کیا ہوا؟"علوینہ نے اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ جھلایا جو نا جانے کن سوچوں میں گم" تھا۔

کچھ نہیں۔"مارب نے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔"

لے لیا ہے میں نے سامان۔اب چلیں۔"علوینہ نے آدھے شاپنگ بیگز خود تھام لیے۔"

لاؤ یہ بھی مجھے پکڑا دو۔" مارب نے اس کے ہاتھ سے شاپنگ بیگ لینے چاہے تو اس نے "
فوراً ہاتھ پیچھے کر لیے۔

اپنا بوجھ خود اٹھانے کی عادت ہونے چاہیے۔ جب دوسروں پہ ڈالنا شروع کر دیا جائے تو"
انسان کو زلیل ہونے کے لیے بھی تیار ہو جانا چاہیے۔" اتنی سنجیدہ بات کی توقع مارب
ہر گز نہیں کر رہا تھا وہ بھی علوینہ سے۔

میں تو اس لیے کہہ رہا تھا کہ وزنی ہیں۔؟" مارب نے صفائی دی۔ "

میں کوئی پاپا کی نازک پری نہیں ہوں، جو اتنے سے بوجھ تلے دب جاؤں گی۔" علوینہ "
آنکھیں گھماتی ہوئی گاڑی کی جانب چل دی تو وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔

تم نے چوڑیاں لے لیں۔" مارب نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھا۔ "

www.novelsclubb.com

میں بھول گئی۔" اس نے ماتھے پہ ہاتھ مارا۔ "

یہ تھوڑی آگے بھی ایک دکان ہے، وہاں سے لے لیتے ہیں۔؟" علوینہ نے فوراً سے حل "
بتایا۔ مسئلے حل کرنا تو اس کا دائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔

مارب نے سر ہلاتے ہوئے گاڑی آگے بڑھا دی اور اس کی بتائی ہوئی دکان کے سامنے گاڑی روکی۔ وہ اتر کر دکان میں داخل ہو گئی اور تھوڑی دیر میں شاپر تھامے گاڑی میں آکر بیٹھ گئی۔

چلیں۔" بولتے بولتے وہ رکی تھی، وہ اکیلی ہی گاڑی میں بیٹھی تھی۔ مارب اس کے ساتھ" نہیں تھا۔ اس کی نظروں نے مارب کو ارد گرد تلاش کیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دروازہ کھول کر اندر بیٹھا تھا۔

کہاں چلے گئے تھے آپ؟" علوینہ نے اس سے پوچھا۔ مارب نے اس کے آگے ایک" شاپر بڑھایا جسے اس نے تھام لیا۔

اس نے فوراً شاپر کو کھولنا اپنا فرض سمجھا اور اندر گجروں کو دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔ گلاب اور چنبیلی کی ملی جلی خوشبو اس کے نتھنوں کے ساتھ ٹکرائی تھی۔

یہ کس کے لیے ہیں؟" علوینہ نے گجروں کو دیکھتے ہوئے مارب سے پوچھا۔"

"ایک لڑکی کے لیے لایا ہوں۔"

ہیں کونسی لڑکی؟" علوینہ نے حیرت سے پوچھا"

بدزبان لڑکی۔"مارب نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔"

توجا کراسی بدزبان لڑکی کودیں۔"اس نے نروٹھے پن سے کہا۔"

دے تودیے ہیں۔"مارب کی بات پہ علوینہ نے اسے گھوری سے نوازا تھا۔"

ویسے یہ کس خوشی میں لے کر دیے ہیں۔"علوینہ پھولوں کو چھوا۔"

بس ویسے ہی،دل کررہا تھا۔"سر کے پیچھے ہاتھ مارتے ہوئے اس نے بولا۔"

تھینک یو۔"وہ بس مسکرائی تھی۔گھر جاکر اس نے احتیاط کے ساتھ گجروں کو فریج میں رکھ دیا تھا تاکہ رات تک وہ بالکل ٹھیک رہیں۔

www.novelsclubb.com

زنجبیل کہاں ہے؟"شائستہ نے ثمینہ بیگ سے پوچھا۔"

وہ کسی دوست کے گھر گئی ہے؟"ثمینہ بیگم نے انہیں چائے کا کپ تھمایا۔"

جوان بچیوں کو یونہی کہیں پہ جانے نہیں دیتے۔شام کے چار بج رہے ہیں۔"شائستہ نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے تبصرہ کرنا اپنا فرض سمجھا تھا۔

وہ مجھے بتا کر گئی تھی۔"""ثمینہ نے شائستہ کے آگے بسکٹ کی پلیٹ کی،اتنی دیر میں" اریب گھر میں داخل ہوا تھا۔

ارے پھوپھو۔آپ کب آئیں؟"اریب خوش دلی سے کہتا ہوا ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا" تھا۔

کیسا ہے میرا بیٹا؟"شائستہ نے اس کے سر پہ پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔اریب" اچھے سے جانتا تھا کہ وہ اس سے اتنا پیار کیوں کرتی تھیں مگر پھر بھی خاموش رہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں ہینڈسم۔آپ بتائیں؟"اریب نے بسکٹ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔"

"شریر۔اور پھر کیا کرتے ہو آجکل؟"

کچھ خاص نہیں، بس یونہی جاتا ہوں۔"زنجبیل دروازہ کھولتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔"

اسلام و علیکم!"اس نے اونچی آواز میں بولا اور سیدھا کچن میں گئی تھی۔اس وقت اسے" سخت پیاس لگی تھی۔شائستہ سے ملنے کی بجائے وہ کچن میں گھس گئی تھی۔پانی کی بوتل لے کر وہ شائستہ کے سامنے آکر صوفے پہ بیٹھ گئی۔

کیسی ہیں پھوپھو؟"زنجبیل نے بوتل کھول کر منہ کو لگائی اور ان کی جانب دیکھتے ہوئے" پوچھا۔

الحمدللہ۔"شائستہ بیگم نے چائے کا کپ میز پہ رکھتے ہوئے جواب دیا۔"

آج کیسے آنا ہوا؟"اس نے پانی کا گھونٹ بھرتے ہوئے ان کی جانب دیکھا۔"

میرے بھائی کا گھر ہے، جب میرا دل کرے گا آؤں گی."زنجبیل نے ان کے جواب پہ" آنکھیں گھمائیں تھیں اور ضبط کرتی ہوئی وہ بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

جی جی کیوں نہیں!"اس نے مروتاً مسکراہٹ چہرے پہ سجائی تھی۔"

"کہاں گئی ہوئی تھی؟"

اپنی دوست کے گھر گئی تھی۔"اس نے ٹانگ پہ ٹانگ رکھتے ہوئے جواب دیا۔"

جب بھی میں گھر پہ آؤں، تم گھر پہ ہی نہیں ہوتی۔ لڑکیاں یوں گھومتے ہوئے اچھی نہیں لگتیں۔"شائستہ نے اس کو باتیں سنانا ضروری سمجھا تھا۔

پھوپھو میرا خیال ہے آپ بھی عورت ہی ہیں۔ آپ بھی تو گھومتی رہتی ہیں۔"زنجبیل نے آرام سے ان پہ چوٹ کی تھی۔اریب نے مسکراہٹ دبائی تھیں۔

ہماری بات اور ہے."شائستہ بیگم نے کمزور سا دفاع کرنے کی کوشش کی تھی۔"

خیر جو بھی ہے۔"زنجبیل نے بات ٹالنی چاہی تھی۔"

ثمینہ میں تو بھلے کے لیے کہہ رہی تھی۔زمانہ اچھا نہیں ہے،بیٹیاں یوں گھومتی ہوئی اچھی نہیں لگتیں۔"شائستہ نے ثمینہ کو بیچ میں گھسیٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

جی باجی، یہ تو ہے ہی ایسی، اس کو جتنا مرضی کہہ لو مگر سنتی کہاں ہے۔"ثمینہ بیگ بھی ان کے ساتھ شروع ہو چکیں تھیں۔

آف،اب میں کیا بولوں۔"زنجبیل ہار مانتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔ مگر باہر سے ہنوز اس کی پھوپھو کی آوازیں آرہی تھیں،جو اسے زچ کرنے کے لیے کافی تھیں۔ تنگ آکر وہ باہر آکر دوبارہ بیٹھ گئی تھی۔اریب اٹھ کر جاچکا تھا۔

پھوپھو آپ چاہتی کیا ہیں؟آج آپ بتا ہی دیں نہ ؟"زنجبیل نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔شائستہ اس طرح کے ردعمل کی توقع نہیں کررہی تھیں۔

زنجبیل!!!"ثمینہ کے لہجے میں تنبیہ تھی۔ مگر اس وقت وہ خاموش رہنے کے موڈ میں نہیں تھی۔

"ہم تمہارے بھلے کے لیں ہی کہتے ہیں۔ ورنہ مجھے کیا مسئلہ ہوگا؟"

آپ تو بس نیچا دکھانے کی کوشش کرتی ہیں۔ ساری خامیاں مجھ میں ہی ہیں۔"زنجبیل کی آواز بلند ہورہی تھی۔

بہت ہی لمبی زبان ہے تمہاری بیٹی کی۔"شائستہ بیگم نے ثمینہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

آپ مجھ سے بات کریں، میری ماں کو بیچ میں مت لائیں۔"زنجبیل بھی ان پہ چیخی تھی"
۔

زنجبیل بہت ہو گیا۔اب ایک لفظ اور نہیں۔"ثمینہ نے زور سے اسے کہا تھا۔"

ماما آپ مجھے بات کرنے دیں، بہت برداشت کر لیا میں نے۔آپ مجھ پہ جو روک ٹوک" کر رہی ہیں۔اگر یہی روک ٹوک اپنی بیٹی علیشے پہ کر لی ہوتی تو وہ یوں سڑکوں پہ لڑکوں کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کے نہ گھوم رہی ہوتی۔"زنجبیل نے ان کو جو بات بتائی تھی اس کے بعد ان کا رنگ سفید پڑتا محسوس ہوا تھا۔

یہ کیا بکواس کر رہی ہو؟"شائستہ بیگم اس پہ چیخی تھیں۔"

میں بکواس نہیں کر رہی۔بہتر ہو گا کہ آپ اب ایسی کوئی بات مت کیجیے گا ورنہ میرا منہ" بند نہیں۔رہے گا۔باقی قصے آپ کو بعد میں سناؤں گی میرا خیال ہے اتنا کافی ہے۔" زنجبیل نے انہی کے لہجے میں جواب دیا تھا۔

بہت سن لی میں نے تمہاری بکواس۔زرا تمیز نہیں ہے اس لڑکی کو۔"شائستہ بیگم غصے" سے کہتی ہوئی وہاں سے جانے کے لیے اٹھ گئیں مگر ثمینہ بیگ نے ان کو روک لیا۔

"زنجبیل معافی مانگو۔اپنی پھوپھو سے ابھی کے ابھی۔"

میں نے کچھ غلط نہیں بولا، یہ ہمیشہ سے ہمارے ساتھ یہی کرتی آئی ہیں۔"چٹاخ سے" تھپڑ اس کے منہ پہ پڑا تھا۔اور اس نے ہونقوں کی طرح اپنی ماں کی طرف دیکھا، جس نے اس کے گال پہ تھپڑ جڑا تھا۔زنجبیل چپ کر کے وہاں سے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔وہ جانتی تھی کہ اس کی ماں کہاں اس کی سننے والی ہیں۔ہمیشہ سے ایسا ہی تو ہوتا آیا ہے ۔ایک آنسو ٹوٹ کر اس کی گال پہ بہا تھا۔اس کا فون بجا تھا۔فون پہ اور کوئی نہیں علوینہ تھی۔

ہیلو!"علوینہ کی آواز سنتے ہی اس نے ہچکیوں کے ساتھ رونا شروع کر دیا تھا۔"

زنجبیل! کیا ہوا ہے؟ میری جان کسی نے کچھ کہا ہے؟"علوینہ پریشان ہوئی تھی۔"

کچھ بتاؤ گی مجھے کیا ہوا ہے؟"علوینہ نے اس سے پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

امثل نے کچھ کہا ہے؟ یا تو مجھے بتاؤ کیا ہوا یا اپنا رونے کا شوق پورا کر لو!"علوینہ نے زچ" ہوتے ہوئے کہا تھا۔

میرے گھر آؤ ابھی۔"زنجبیل نے روتے ہوئے اس سے کہا تھا۔"

چندہ مضبوط بنو۔کچھ نہیں ہوتا۔مجھے پوری بات بتاو ہوا کیا ہے؟"علوینہ نے اسے پیار سے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

مجھے یہاں پہ نہیں رہنا۔"اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا تھا۔"

"آہ!پھر سے کسی نے کچھ کہا ہے۔"

علوینہ نے گہری سانس لی تھی۔اور وہ سمجھ چکی تھی کہ کیا ہوا ہے۔

رہنا تو میں نہیں چاہتی مگر رہنا تو ہوگا نہ۔بس تھوڑا عرصہ اور۔۔۔"علوینہ نے اسے بہلانے کی کوشش کی تھی۔

"میں کوشش کر رہی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اب موڈ ٹھیک کرو۔چائے بناؤ اور سکون کرو۔جب بھی میری ضرورت ہو تو مجھے اک کال کرلینا۔"اس نے اسے سمجھایا تھا۔

اوکے!الویو۔۔"زنجبیل کے تھکان زدہ چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی۔"

لو یو ٹو۔۔۔""علوینہ نے کہتے ہوئے فون کاٹ دیا۔"

مہندی کا سارا انتظام لان میں ہی کیا گیا تھا۔ پورے گھر میں شور ہی شور تھا۔ کوئی ادھر گھوم رہا ہے، کوئی ادھر۔ ہر کوئی اپنی اپنی تیاری میں مصروف تھا۔ لڑکوں نے اپنا الگ شور ڈالا ہوا تھا۔ کوئی نہانے گھس رہا تھا اور کوئی اپنے کپڑے ڈھونڈنے میں مصروف تھا۔ اور لڑکیوں کو اپنے میک اپ کرنے کی پڑی تھی۔ جبکہ علوینہ اور سارہ ابھی تک سارے ارینج منٹس دیکھ رہی تھیں۔ علوینہ نے شاور لے لیا تھا اور گیلے بالوں کو خشک کرنے کی غرض سے کھلے چھوڑ دیے تھے۔

کچن سے مصروف انداز میں نکل رہی تھی سامنے سے آتے شخص نے اس کی توجہ کھیری تھی۔ صبح والے رف حلیے میں وہ ابھی تک گھوم رہا تھا۔ ہدایت دیتا ہوا وہ اس کے پاس سے گزرا تھا اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا تو علوینہ بھی مسکرا دی۔

تم تیار نہیں ہوئی؟"خدیجہ نے علوینہ سے پوچھا۔"

بس جا رہی ہوں۔"علوینہ کہتی ہوی کمرے کی جانب بڑھ گئی۔پندرہ منٹ وہ تقریباتیار" ہوچکی تھی۔اسے زیادہ میک اپ کرنا پسند نہیں تھا۔اور نہ ہی وہ باقی لڑکیوں کی طرح تیار ہونے کے لیے زیادہ وقت لیتی تھی۔

ملٹی رنگ کا لمبا کام دار کرتا پہنے، جس کے ساتھ کھلا ٹراؤزر تھا۔پیروں میں ٹی خسہ پہنے ،دائیں پیر میں باریک سی چین اب بھی موجود تھی۔کانوں میں بڑے جھمکے اور بالوں کو سیدھا کر کے کھلا چھوڑ دیا تھا۔

حوریہ کو سٹیج پہ لایا گیا اور بڑوں نے رسم کا آغاز کیا۔

ایک شعر یہاں موجود میری بہنوں کے لیے۔۔۔"ارید نے ان سب کو کہا۔سارے" کزنز گروپ کی شکل میں سٹیج کے قریب ہی کھڑے تھے۔

ارید پلیز۔۔۔ہم تھک گئے ہیں تمہارے فضول شعر سن سن کے۔"علوینہ نے اس کو" روکا کیونکہ وہ ہمیشہ عجیب ہی شعر سناتا تھا۔

تو عرض کیا ہے۔"شاعرانہ انداز۔"

ارشاد ارشاد۔"سب نے بھرپور انداز میں کہا۔"

www.novelsclubb.com

قلم اٹھایا، پیپر پکڑا، تیری تصویر بناڈالی

سوچا تھا دل سے لگا کر رکھوں گا پر بچوں کو ڈرانے کے کام آئی

سب نے زور زور سے ہنسنا شروع کر دیا تھا۔

اصل میں وہ تصویر ارید نے بنائی تھی نہ اس لیے۔" علوینہ نے اس کی طرف اشارہ" کرتے ہوئے کہا اور سب نے پھر سے ہنسنا شروع کر دیا تھا۔

فائزہ بیگم اس کو بلا رہی تھیں اور وہ ان کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ انہوں نے اس کو کچھ کہا اور وہ سر ہلاتی ہوئی وہاں سے چلتی ہوئی آرہی تھی۔ چلتے ہوئے اس کے کانوں سے جو آواز ٹکرائی تھی۔ اس کے قدم تھمے تھے۔

یہ جو نازیہ کی چھوٹی بیٹی ہے نہ، کافی بد تمیز ہے، آج اس نے بڑا تماشہ لگا یا تھا۔" بات" کرنے والی مارب کی چچی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ہاں دیکھنے میں بھی ایسی ہی لگتی ہے، کافی تیز ہے، ہر وقت فائزہ کے ساتھ ساتھ گھومتی رہتی ہے۔" انہوں نے اس پہ تبصرہ کیا تھا۔

اس نے اور سننا گوارہ نہیں کیا اگنور کرتی ہوئی وہ اپنا کام کرتی رہی۔اس نے اپنا فون دیکھا مگر وہ میں نہیں تھا۔اچانک سے یاد آیا کہ فون تو چارجنگ پہ ہے۔فون لے کر وہ کمرے سے نکلی تھی۔لاونج میں مارب اس کو نظر آیا تو شیشے کے آگے کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا تھا ۔کالے رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس، بازو کہنویں تک موڑے وہ وجیہہ لگ رہا تھا۔

علوینہ تم کیا کر رہی ہو ادھر؟" وہ اس کی طرف گھوما تھا۔"

میں فون لینے آئی تھی۔"۔اس نے فون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔"

صحیح! تمہارے گجرے کہاں ہیں؟ سب لڑکیوں نے پہنے ہوئے ہیں۔""مارب نے اس کی کلائیوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا کیونکہ تقریبا ساری لڑکیوں نے ہی کچھ نہ کچھ ہاتھوں میں پہن رکھا تھا۔

اوہ!!! میں تو بھول گئی تھی۔میں ابھی لے کر آئی۔"علوینہ خوش ہوتی ہوئی کچن کی جانب بھاگی تھی۔اس کے انداز پہ وہ مسکرایا تھا اور لان کی طرف نکلا تھا۔گجروں کو ہاتھوں

میں لیے وہ منہ کھولے کھڑی تھی۔کیونکہ گجروں کو بری طرح سے مسل دیا گیا تھا جیسے کسی نے پاؤں تلے روندے ہوں۔ گرم مائع اس کی آنکھوں سے نکل کر گالوں پہ آنا شروع ہو گیا تھا۔اس نے ٹوٹے ہوئے گجروں کو ہتھیلیوں پہ رکھے رکھا۔اور خود کرسی پہ بیٹھ کر ان کو گھورنے لگ گئی۔

وینا۔"اس کا نام ہولے سے پکارا تھا مگر اس نے اس کی جانب دیکھنے کی زحمت نہیں کی" ۔وہ ہنوز ان گجروں کو گھور رہی تھی۔

کیا ہوا ہے؟ تم باہر نہیں آئی۔میں باہر سے ہو کر آگیا ہوں؟"مارب اس کے پاس آکر" کھڑا ہوا تھا مگر اچانک سے اس کی زبان کو بریک لگی تھی۔

تم تو رہی ہو؟"اس نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔"

نہیں۔"رندھی سی آواز کے ساتھ اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔"

تو یہ کیا ہے؟جو اتنی ندیاں بہا رہی ہو؟"مارب نے اس کو گھورتے ہوئے پوچھا۔"

آپ کو اس سے مسئلہ؟"اس نے اس کی جانب دیکھا تھا۔کتنی دیر وہ خاموشی سے سے" دیکھتا رہا،اس کی نظر ان گجروں پہ پڑی۔

"اوہ! گاڈ تم ان کی وجہ سے رو رہی ہو؟اور یہ ان کی حالت کس نے کی؟"

مجھے نہیں پتہ۔"علوینہ نے پھر سے رونا شروع کر دیا تھا۔وہ خود سمجھ نہیں پار ہی تھی کی" کس وجہ سے اس کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

چپ کر جاو۔میں تمہیں اور لے دوں گا۔"مارب نے اسے بہلانا چاہا۔"

مجھے نہیں چاہیے۔اکیلا چھوڑ دیں مجھے۔"وہ دبا دبا چیخی تھی۔"

کسی نے کچھ کہا ہے؟مجھے پتہ ہے تم صرف گجروں کی وجہ سے نہیں رو رہی۔بات کچھ اور" ہے۔؟"مارب کرسی کھینچ کر اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں ہوا۔"علوینہ نے اپنی آنکھیں رگڑ کر صاف کی تھیں۔آنکھیں رونے کے" باعث ہلکی ہلکی سرخ ہو گئیں تھیں۔

مانا کہ تمہاری آنکھیں بہت پیاری ہیں۔اب تم رو رو کران کو اور حسین بناؤ گی تو معاملہ " سنگین ہو سکتا۔"مارب نے اس کی آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔وہ اس کے تبصرے پہ بالکل خاموش سی اسے دیکھ رہی تھی۔

اب بتا بھی کس بات پہ رونا آرہا ہے؟مجھے اپنا دوست سمجھو!بتا سکتی ہو مجھے۔"مارب نے" مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

ہم کو تو گردش حالات پہ رونا آیا

رونے والے تجھے کس بات پہ رونا آیا

www.novelsclubb.com

کیسے جیتے ہیں یہ کس طرح جیے جاتے ہیں

اہل دل کی بسر اوقات پہ رونا آیا

جی نہیں آپ سے کیا مجھ کو شکایت ہو گی

ہاں مجھے تلخیٔ حالات پہ رونا آیا

حسن مغرور کا یہ رنگ بھی دیکھا آخر

آخر ان کو بھی کسی بات پہ رونا آیا

کتنے بیتاب تھے رم جھم میں پئیں گے لیکن

آئی برسات تو برسات پہ رونا آیا

www.novelsclubb.com

کیسے مر مر کے گزاری ہے تمہیں کیا معلوم

رات بھر تاروں بھری رات پہ رونا آیا

حسن نے اپنی جفاؤں پہ بہائے آنسو

عشق کو اپنی شکایات پہ رونا آیا

کتنے انجان ہیں کیا سادگی سے پوچھتے ہیں

کہیے کیا میری کسی بات پہ رونا آیا

اول اول تو بس ایک آہ نکل جاتی تھی

آخر آخر تو ملاقات پہ رونا آیا

سیف ؔیہ دن تو قیامت کی طرح گزرا ہے

جانے کیا بات تھی ہر بات پہ رونا آیا

www.novelsclubb.com

بس ایسے ہی رونا آگیا۔ میرا خیال ہے ہمیں باہر چلنا چاہیے۔"علوینہ اس کے سامنے" رونے پہ شرمندہ تھی۔

تم بتاؤ گی نہیں۔۔"مارب نے بچوں کی طرح ضد کی۔"

علوینہ نے گہرا سانس لیا۔اور اس کی طرف مڑی۔

"میرا دل کر رہا تھا تو میں نے رو لیا۔"

شکر ہے تم نے لائنر نہیں لگایا تھا۔ورنہ یہاں پہ وینا کی جگہ چڑیل کھڑی ہوتی۔"مارب" نے اس کا مذاق اڑایا تھا۔اس کی بات پہ علوینہ بھی ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

"اب اپنی شکل سہی بناؤ۔ورنہ سب کو بتانا پڑے گا۔ بھئی لڑکی کا دل کر رہا تھا رونے کو۔"

آف غلطی ہو گئی مجھ سے۔جو آپ کے سامنے روئی میں۔"علوینہ نے تپتے ہوئے کہا تھا۔"

"تم رو سکتی ہو؟ مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے۔ہم۔دوست ہیں۔؟"

میں آپ کی دوست کب بنی؟"علوینہ نے حیرت سے پوچھا۔"

ابھی۔"دانت نکالتے ہوئے کہا تھا۔علوینہ نہ چاہتے ہوئے ہنس دی تھی۔ہمیشہ کی طرح" چہرے پہ مسکراہٹ سجاتے وہ سب کے ساتھ مل رہی تھی۔ کھانے کا دور دورہ شروع ہو چکا تھا۔وہ تھک کر بیٹھی تھی جب اس کے سامنے ایک چھوٹی بچی آئی تھی۔

ویناخالہ۔۔۔"آٹھ سالہ پلوشہ اس کے پاس کھڑی تھی۔"

جی بچے۔"علوینہ نے پیار سے اسے مخاطب کیا تھا۔"

یہ آپ کے لیے ہیں۔"پلوشہ نے گجرے علوینہ کے سامنے کیے۔پرپل اور سفید رنگ" کے پھولوں سے بنے یہ گجرے پہلے سے کئی گنا زیادہ حسین تھے۔

یہ کس نے دے؟"علوینہ نے وہ گجرے تھامتے ہوئے پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

اس کا فون بجا تھا۔اس نے میسج اوپن کیے۔اس کا میسج اوپر جگمگا رہا تھا۔

گجرے میری پیاری آنکھوں والی دوست کے لیے۔ابھی پہن لو ورنہ دوبارہ سے ٹوٹ" جائیں گے۔"علوینہ نے ساختہ مسکرائی تھی۔یہ بندہ اس کے دل میں گھستا جا رہا تھا ڈھکے

سے۔اس نے اعتراف کیا تھا۔اور مسکراتے ہوئے ادھر ادھر اس کی تلاش میں آنکھیں دوڑائیں تھیں۔اور بالآخر وہ اسے مل گیا تھا۔سامنے کھڑا اسی کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔علوینہ نے گجرے پہن لیے۔بلکل اس کے کپڑوں سے مل رہے تھے۔

شکریہ دوست۔"علوینہ نے میسج کیا۔ہر کوئی اس کی گجروں کی تعریف کر رہا تھا اور اسے" انتہاء کی خوشی ہو رہی تھی کیونکہ اس کے پاس سب سے مختلف تھے۔

www.novelsclubb.com